فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۴۱
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
نمبر ۲۵۳	۱۰ نبوت ۱۳۴۶ ہش ۶ شعبان ۱۳۸۷ھ ۱۰ نومبر ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبارِ احمدیہ

○— ربوہ ۹ نومبر — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظہر ہے کہ حضور کی طبیعت سر میں چکر، پیچش اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

○— مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ اسلام تنزانیہ (مشرقی افریقہ) آج مورخہ ۹ نومبر کی شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ مقامی احباب سٹیشن پر تشریف لا کر ان کا خیر مقدم کریں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"یہ زمانہ محمود کا زمانہ ہے"

(رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

آج میرا خیال مجھے کہاں سے کہاں لے گیا۔ دل کی کیفیت بیان میں نہیں آسکتی۔ سالہا سال گزر چکے مگر وہ خواب اتنا روشن تھا کہ آج ہی گویا دیکھا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضؓ میرے پیارے میرے چاہنے والے بھائی کی خلافت کا بالکل ابتدائی زمانہ تھا کہ میں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ کھڑے ہیں پورے لباس میں کوٹ عمامہ پہنا ہوا ہے۔ میں پاس کھڑی ہوں۔ میں نے پوچھا کہ مجھے بتادیں میرے بھائیوں میں سے وہ خاص موعود لڑکا کونسا ہے؟ آپ نے مسکراتے لبوں سے مسکراتی اور خوشیوں اور بشارتوں سے بھرپور نظر سے مجھے دیکھا (وہ آنکھیں وہ خاص نظر پیار کی نظریں کبھی بھول نہیں سکتی) اور فرمایا کہ میری دعاؤں سے تو سارے ہی اپنے اپنے وقت پر فیض پائیں گے مگر —

"یہ زمانہ محمود کا زمانہ ہے"

اس خواب کے بعد میرے دل کو یقین ہو گیا کہ وہ خاص مصلح موعود میرے بڑے بھائی ہی ہیں۔ پھر بہت عرصہ گزر جانے کے بعد یہ امر اللہ تعالیٰ سے بشارت پاکر خود ان پر ظاہر ہوا اور تمام جماعت پر۔ بعض خاص لوگ تو پہلے بھی سمجھتے تھے مگر وقت اس کے اعلان کا جب آیا تو یہ بات سب پر واضح ہو گئی۔ ان کا زمانہ ان کے عمر بھر کے کام ایک ایک قدم جو انہوں نے اٹھایا اس امر کی شہادت ہیں کہ وہ وجود ان سب بشارتوں اور پیشگوئیوں کے ظہور کا روشن ثبوت تھا۔ اندھوں کو تو سورج بھی نظر نہیں آتا۔ ان کے سمجھنے نہ سمجھنے کا تو سوال ہی نہیں۔ تمام عمر جس عاشقِ یارِ ازل نے خدمتِ دین میں گزار دی اپنی تمام طاقتیں اسی کوشش میں صرف کردیں کہ اسلام کا قلم۔ توحید کا پرچم دنیا کے چپہ چپہ پر گاڑا جائے جو عہد کیا تھا دم آخر تک نبھا دیا وہ بھولنے کی چیز نہیں ہے وہ اپنے مولا کے پاس زندہ ہے۔ وہ ہمارے دلوں میں بھی زندہ ہے۔ اس کا نام اس کا کام زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اب ان کے احسانوں کا بدلہ ان کی محبت اور یاد کا تقاضا یہی ہے اور یہی خدمت کر کے ہم ان کی روح پاک کو بشارتوں پر بشارتیں پہنچا سکتے ہیں کہ ہم ان کے سپنے دعاؤں سے کبھی غافل نہ ہوں۔ جن امورِ دین کی تکمیل کی ان کو تڑپ رہتی تھی ان خدمات سے کبھی روگرداں نہ ہوں۔ کبھی ہمارے قدم سست نہ ہوں۔ اصل محبت اور قدر کا نشان یہی ہے ورنہ سب محبت کے اظہار زبانی باتیں ہی ہونگی (خدانخواستہ)

وہ رخصت ہوئے ایک عالم کو نشان دکھا کر مگر ان کا زمانہ ابھی ہے۔ ان کا بیٹا ان کی نشانی۔ یہ موعود ابنِ موعود ابنِ موعود اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخشا ہے قدر کریں اس وجود کی اور ترقی کریں نیکی تقویٰ اور خدماتِ دین کی جدوجہد میں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضؓ کے لئے جو بشارتوں کے الہامی الفاظ ہیں ان میں یہ بھی تھا کہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا"۔ حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ بعض مبشر خوابیں اور الہامات کئی بار کئی رنگ میں پورے ہوتے ہیں تو میرا ذاتی خیال ہے تبھی میں اس کو زبردستی ماننے کے لئے زور نہیں دے سکتی۔ مگر مجھے یقین کامل ہے کہ آپ تین کو چار کرنے والے ہوئے جب ہمارے بڑے بھائی صاحب حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور ایک کھویا ہوا بھائی ہمیں مل گیا۔

مگر آپ پھر تین کو چار کرنے والے ہوئے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں اور اللہ تعالیٰ کی جناب سے آپ کو عطا کردہ بشارتوں کے مطابق وہ مبارک وہ "نافلہ" جس کی بہت زوردار الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ام المومنین علیہا السلام کو بشارت دی تھی کہ مبارک کا بدلہ تم کو بہت جلد ملنے والا ہے وہ مبارک محمود مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہی ذریعہ سے حضرت اماں جانؓ کی گود میں آیا اور حضرت اماں جانؓ کے پھر چار بیٹے ہو گئے ان کا مبارک ان کو مل گیا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۲ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں اس کے نفوس اور اس کے اموال میں برکت ڈالونگا

جماعت احمدیہ کی گزشتہ پچھتر سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ یہ وعدہ الٰہی کس شان کے ساتھ پورا ہوا

اللہ تعالیٰ نے ہماری حقیر قربانیوں کے بدلہ میں ہمارے نفوس اور اموال میں کئی ہزار گنا اضافہ کر دیا ہے۔

اس پس منظر میں میں دوستوں کو اور تمام احمدی بچوں کو چندہ وقف جدید کی طرف توجہ دلاتا ہوں

آگے بڑھیں اور اپنے وعدوں کی حدود کو پھلانگتے ہوئے اس مقام تک پہنچ جائیں جو جماعت کی ضرورت کا مقام ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ نومبر ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد۔ تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت

اسلام کس مپرسی کی حالت میں تھا

اور دنیا نے اسلام، اسلام کی ضرورت، اسلام کے نام پر اور غلبہ اسلام کے لئے اپنے اموال قربان کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں دے رہی تھی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نشأۃ ثانیہ کے سامان پیدا کئے اور آپ کو مخلصین کی ایک جماعت دی گئی جو اپنے نفوس اور اپنے مال کی قربانی خدا کی راہ میں دینے والی تھی۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے بندوں سے قربانیاں لیتا ہے تو اس دنیا میں بھی اپنے فضلوں کا انہیں وارث بناتا ہے۔ چنانچہ جب اسلام میں نشأۃ ثانیہ کی ابتدا میں مخلصین کی ایک جماعت پیدا ہوئی اور انہوں نے اپنے وقتوں اور اپنی زندگیوں اور اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے ایک وعدہ کیا۔ اور وہ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا (جماعت کے متعلق) کہ میں ان کے نفوس اور ان کے اموال میں برکت ڈالونگا۔ آؤ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کس رنگ اور کس شان کے ساتھ پورا ہوا۔ میں اس وقت

جماعت احمدیہ کی تاریخ کے پچھتر سالوں پر طائرانہ نگاہ

ڈالونگا۔ یہ ۱۹۶۷ء ہے۔ اس میں سے پچھتر ہم نکال دیں تو ۱۸۹۲ء کا سال بنتا ہے اور جب ہم ۱۸۹۲ء اور ۱۹۶۷ء کے درمیانہ پچھتر سالہ عرصہ پر طائرانہ نظر ڈالتے ہیں اور جماعت کی ترقی نفوس میں اور اموال میں مشاہدہ کرتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو قدرت کاملہ کا مالک ہے اپنے بندوں پر کس طرح فضل کرتا ہے۔ ۱۸۹۲ء میں نفوس کے لحاظ سے (۱۸۹۲ء کے صحیح اعداد و شمار تو غالباً ہمارے ریکارڈ میں نہیں۔ کیونکہ ہماری سینسز (مردم شماری) کبھی نہیں ہوئی۔ لیکن ایک عام اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ جلسہ سالانہ ۱۸۹۲ء میں حاضری (جلسہ ۳۲۷ تھی) کی حاضری دیکھ کر وغیرہ وغیرہ) کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ یا اگر بہت ہی کھلا اندازہ کیا جائے تو ایک ہزار سے تین ہزار کے درمیان تھی عام اندازے کے مطابق ۱۹۶۷ء کی یہ تعداد اس چھوٹی سی تعداد سے بڑھ کے کم و بیش تیس لاکھ کے قریب ہو گئی ہے۔

میرے اندازے کے مطابق

تیس لاکھ سے کچھ اوپر ہے۔ اس زیادتی میں دو چیزیں اثر انداز ہوئیں۔ ایک پیدائش، دوسرا تبلیغ۔ ہر دو راہوں سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے نفوس میں برکت ڈالی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا تو یہ فرمائی تھی کہ

اک سے ہزار ہو ویں

لیکن جب اس تعداد کا جو ۱۹۶۷ء کی ہے ۱۸۹۲ء کی تعداد سے ہم مقابلہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں عملاً یہ کیا کہ تم اک سے ہزار مانگتے ہو۔ میں اک سے تین ہزار کرتا ہوں۔ چنانچہ جب ہم ان دو اعداد و شمار کا آپس میں مقابلہ کرتے ہیں۔ گو (اگر اس وقت ایک ہزار احمدی سمجھے جائیں) ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو تین ہزار کر دیا ہے۔ ایک کو ہزار نہیں۔ ایک کو تین ہزار بنا دیا ہے۔ کیونکہ ۳ ہزار کو ہزار کے ساتھ ضرب دیں۔ تب یہ موجودہ شکل ہمارے سامنے آتی ہے اور اگر ۱۸۹۲ء میں جماعت کی تعداد تین ہزار سمجھی جائے۔ جو میرے نزدیک بہت زیادہ اندازہ ہے تو پھر بھی اس سے اک سے ہزار ہوویں والی دعا اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی اور پچھتر سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے

جماعت کے نفوس کو ایک ہزار گنا زیادہ کر دیا

یہ معمولی زیادتی نہیں حیرت انگیز زیادتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا جہاں اظہار ہوتا ہے۔ وہاں عقل کی رسائی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرت اپنے بندوں پر جلوہ گر ہوتی ہے۔

اور تمام اندازوں کو غلط کر کے رکھ دیتی ہے۔ اگر ہم امید رکھیں اور یہ یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مستقبل میں بھی اس جماعت کو اسی رنگ میں اور اسی حد تک قربانیاں دینے کی توفیق دے گا جس طرح گزشتہ پچھتر سال وہ دیتا رہا ہے اور اس کے نتیجہ میں ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی اسی رنگ میں ہوتے رہیں گے۔ یہ تعداد اگر اسی نسبت سے بڑھتی رہے تو آج سے پچھتر سال کے بعد تین ارب اور نو ارب کے درمیان ہو جائے گی جس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر ہم اپنی دعاؤں سے اور اپنی تدبیر سے اور اپنی قربانیوں سے اور اپنی فدائیت اور جاں نثاری سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اسی طرح جذب کرتے رہیں جس طرح گزشتہ پچھتر سال میں ہم نے جذب کیا تھا تو اگلے پچھتر سال میں اسلام دنیا پر غالب آجائے گا اور نشاۃِ ثانیہ کی جو مہم ہے وہ پوری کامیابی کے ساتھ دنیا میں ظاہر ہو جائے گی۔ خدا کرے کہ جماعت کو اسی طرح قربانیاں دینے کی توفیق ملتی رہے۔

یہ بھی کہا گیا تھا کہ میں ان کے

اموال میں برکت

ڈالوں گا۔ اب اموال کو ہم دیکھتے ہیں۔ ۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ میں ۱۸۹۳ء کے لئے چندوں کے وعدے دئے گئے (وہ انتظام اس وقت قائم نہیں تھا جو آج قائم ہے) اور وہ وعدے ساری جماعت کے سمجھے جانے چاہئیں کیونکہ تمام مخلصین جلسہ سالانہ پر جمع ہو جاتے تھے۔ تو ۱۸۹۳ء کے لئے ۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ پر جماعت نے جو وعدے دئے ان کی رقم سات سَو کچھ روپے تھی اور آج پچھتر سال گزرنے کے بعد عملاً جماعت جو مالی قربانیاں خدا کی راہ میں پیش کر رہی ہے اس کی رقم ایک کروڑ سے اوپر نکل گئی ہے۔ ہم سات سَو کی بجائے اگر ایک ہزار لے لیں (کیونکہ ان وعدوں کے علاوہ وہ دوست جو بعض مجبوریوں کی وجہ سے رہ جاتے ہیں انہوں نے بعد میں وعدے کئے ہوں گے اور رقمیں بھجوائی ہوں گی) تو اگر ۱۸۹۲ء کی آمد ایک ہزار روپیہ سمجھیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ اس کے مقابلہ میں ۱۹۶۷ء کی آمد ایک کروڑ سے اوپر نکل گئی۔ تحریک جدید کے چندے، صدر انجمن کے چندے، وقفِ جدید کے چندے، وقفِ عارضی کا جو خرچ ہوتا ہے (اگرچہ وہ ہمارے رجسٹروں میں درج نہیں ہوتا لیکن وہ بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہے جو ایک احمدی کر رہا ہے۔ اپنے خرچ پر باہر جاتا ہے۔ کرایہ خرچ کرتا ہے۔ وہاں اپنے گھر سے زائد اسے خرچ کرنا پڑتا ہے) ان سب کو اگر اکٹھا کیا جائے تو

یہ رقم ایک کروڑ سے کہیں اوپر نکل جاتی ہے

میں ایک کروڑ کی رقم اس وقت لے لیتا ہوں۔ تو ایک ہزار سے بڑھ کر ایک کروڑ تک ہماری مالی قربانیاں پہنچ گئیں۔ یہ بھی دس ہزار گنا رقم بن جاتی ہے۔ گویا ایک روپے کے مقابلہ میں دس ہزار روپے کے چندے بنتے ہیں۔ یعنی ۱۸۹۲ء میں اگر جماعت نے ایک روپیہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق اپنے رب سے حاصل کی تو اسی برگزیدہ جماعت نے ۱۹۶۷ء میں دس ہزار روپیہ (اس ایک روپیہ کے مقابلہ میں) خرچ کرنے کی اپنے رب سے توفیق پائی۔ یہ تو چندوں کی نسبت ہے۔ مگر وعدہ کیا گیا ہے کہ اموال میں برکت دی جائے گی۔ اب جس نسبت سے جماعت کے اموال بڑھے ہیں وہ دس ہزار گنا سے زیادہ ہے کیونکہ ۱۸۹۲ء میں قریباً سَو فیصدی مخلص تھے اور پوری قربانی دے رہے تھے خدا کی راہ میں لیکن ۱۹۶۷ء میں تعداد چونکہ بڑھ گئی ہے۔ بہت سے ہم میں سے ایسے ہیں جو تربیت کے محتاج ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ آج سے ایک سال یا دو سال یا چار سال یا پانچ سال کے بعد اس ارفع مقام پہ پہنچ جائیں گے جس پر اللہ تعالیٰ انہیں دیکھنا چاہتا ہے اور ان کے چندوں کی شرح اس شرح کے مطابق ہو جائے گی جو ۱۸۹۲ء میں مخلصین دیا کرتے تھے۔ اگر اس لحاظ سے دیکھا جائے تو جو اموال منقولہ اور غیر منقولہ ۱۸۹۲ء کے احمدیوں کے پاس تھے آج اس کے مقابلہ میں جماعت کے مجموعی اموال منقولہ یا غیر منقولہ کی قیمت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ

دس ہزار گنا سے زیادہ برکت

ڈال دی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل ہم پر نازل ہو رہے ہیں۔ جس نقطۂ نگاہ سے بھی ہم دیکھتے ہیں عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔ اب پچھتر سالہ عرصہ قوموں اور جماعتوں کی زندگی میں کوئی لمبا عرصہ نہیں ہے اس چھوٹے سے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت پر اپنے ایسے فضل کئے کہ ان کی تعداد "اک سے ہزار ہو ویں" والی دعا سے بھی بڑھ گئی اور ان کے اموال میں جو برکت اللہ تعالیٰ نے ڈالی وہ اِک سے دس ہزار کی نسبت سے بڑھ گئی۔ اس سے ہم اس صداقت تک پہنچتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ خدا کی راہ میں جو مالی قربانیاں دیتی ہے وہ ضائع نہیں جاتیں۔ اس دنیا میں بھی خدا کی راہ میں دی گئی رقم نہیں واپس مل جاتی ہے۔ اور صرف اتنی ہی نہیں ملتی، دگنی ہی نہیں ملتی، دس گنے یا سَو گنے ہی زیادہ نہیں ملتی جیسا کہ ابھی میں نے اعداد و شمار سے بتایا ہے بلکہ دس ہزار گنے زیادہ ملتی ہے۔ ایسے خاندان بھی ہیں جماعت کے کہ ان کے والد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جتنی قربانی دی ان کے بچوں میں سے ایک ایک کی ماہوار آمدنی ان کی ساری زندگی کی مالی قربانی سے زیادہ تھی۔

تو اللہ تعالیٰ بڑے فضلوں کا مالک ہے اور بڑے فضل کر رہا ہے اور کرنا چاہتا ہے اور

اس لحاظ سے اگر ہم اندازہ لگائیں

کہ اگلے پچھتر سال میں ہمارے مالوں میں کس قدر برکت پیدا ہو جائے گی (مجموعی طور پر جماعت کے مالوں میں) تو بے شمار رقم بن جاتی ہے۔ اس لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کو دنیا میں ایک فوقیت عطا کرے گا۔ اور یہ ڈیڑھ سَو سال کا عرصہ کوئی لمبا عرصہ نہیں ہے۔ ایک آواز جو اکیلی اور تنہا آواز اور ایک غریب انسان کی آواز، ایک ایسے انسان کی آواز تھی جو دنیوی لحاظ سے کوئی وجاہت یا اقتدار نہیں رکھتا تھا لیکن اپنے رب سے انتہائی پیار کرنے والا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اس طرح وہ محو تھا کہ امتِ مسلمہ میں ویسی محبت اور عشق کسی امتی نے اپنے امام، اپنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی نہیں کی اس کو اللہ تعالیٰ نے کھڑا کیا اور کہا کہ میں دنیا میں تیرے ذریعہ سے اسلام کو پھر غالب کرنا چاہتا ہوں اور ایک ایسی جماعت تمہیں دوں گا (یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ) کہ آسمان سے فرشتے نازل ہونگے اور انہیں وحی کریں گے کہ وہ اٹھیں اور تیری خدمت میں لگ جائیں۔ پھر یہ ایک چھوٹی سی جماعت تھی ۱۸۹۲ء میں مگر وہ بڑھتی چلی گئی۔ اپنی تعداد میں جیسا کہ ابھی میں نے بتایا ہے ایک ہزار گنا زیادہ نہیں تین ہزار گنا زیادہ وہ ہو گئی۔

اور کہا گیا تھا کہ ان کے اموال میں برکت دی جائے گی چونکہ انہوں نے خدا کی راہ میں ایسے وقت میں قربانیاں دیں جب مسلمان کہلانے والے اسلام کی خاطر مالی قربانیاں دینے میں بڑی ہچکچاہٹ محسوس کرتے تھے اور عملاً کوئی قربانی نہیں دے رہے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اتنا فضل کیا کہ ان کی حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں جو ایک روپیہ انہوں نے دیا اس کے بدلہ میں ان کو اور ان کے خاندانوں کو دس ہزار روپیہ سے بھی زائد خدا نے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے دس ہزار گنا سے بھی زیادہ ان کے اموال کر دئے۔ پس جو کچھ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہیں یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اموال ضائع ہو گئے۔ ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ اتنا ہی ہمیں مل جاتا ہے۔ پھر تمہیں ڈر کس بات کا ہے۔ جتنا تم نے دیا تھا وہ تمہیں واپس مل گیا۔ بلکہ

اللہ تعالیٰ کا فعل بڑی وضاحت سے یہ شہادت دے رہا ہے

کہ تم ایک روپیہ میری راہ میں خرچ کرو میں دس ہزار روپیہ تمہیں لوٹا دوں گا اس دُنیا میں اور جو بدلہ اس کی محبت کا اور اس کی رضاء کا اور اس کی جنت کا اُخروی زندگی میں ملنا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ پس بڑا سستا سَودا ہے۔ اور اس پس منظر میں مَیں آج آپ دوستوں کو یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ

وقفِ جدید کی طرف آپ توجہ کریں

مَیں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا اور یہ امید ظاہر کی تھی کہ اگر ہمارے اطفال اور ناصرات اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان کے والدین اپنے بچوں کی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان کی برکت کا سامان پیدا کرنا چاہیں تو جو چھوٹے بچّے ابھی ناسمجھ ہیں انکی طرف سے بھی وقفِ جدید کے چھ روپے دیں تو اللہ تعالیٰ بڑی برکت ڈالے گا۔ اور جن کو تھوڑا بہت شعور حاصل ہو گیا ہے ان کے سامنے والدین یہ بات رکھیں کہ خدا تعالیٰ ایک فقیر اور بھکاری کے رنگ میں تمہارے سامنے نہیں آتا (نعوذ باللہ) بلکہ ایک دیالو، ایک محسن، فضل کرنے والی ہستی کے طور پر تمہارے سامنے آتا ہے اور تمہیں کہتا ہے کہ میری راہ میں اموال خرچ کرو۔ اگر تم اس دنیا میں بھی دس بیس ہزار گنا زیادہ اموال کو حاصل کرنا چاہتے ہو۔

تو اگر

سارے کے سارے اطفال و ناصرات

اس طرف توجہ کریں تو مَیں سمجھتا ہوں کہ سارا بوجھ تقریباً ہمارے اطفال اور ناصرات اٹھا سکتی ہیں۔ یا مجھے یوں کہنا چاہیئے کہ جماعت کے وہ بچّے جن کی عمر ابھی پندرہ سال کی نہیں ہوئی۔ ایک منٹ کی عمر سے لے کے پندرہ سال کی عمر تک جتنے بچّے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دیئے ہیں اگر ان کی طرف سے یا وہ خود اگر وہ کچھ شعور رکھتے ہیں وقفِ جدید کے لئے کم از کم چھ روپے سالانہ دیں جو کوئی ایسی بڑی رقم نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے بچپن سے ہی برکات کے سامان پیدا کرنے شروع کر دے گا۔

بعض خاندان بچوں کی طرف سے بنک میں رقم جمع کرنی شروع کر دیتے ہیں پہلے مہینے سے ہی۔ بعض دوسرے تیسرے سال سے کہ جب یہ بڑے ہوں گے تو ان کے یہ کام آئیگی۔ تو بنکوں کی رقموں نے کیا بڑھنا ہے۔ ضائع ہونے کا تو اندیشہ ہے لیکن اس قدر بڑھاؤتی کا وہاں کوئی سامان نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے خزانہ میں تو ضائع ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں اور بڑھاؤتی کے اتنے سامان ہیں کہ ایک روپیہ آپ کی طرف سے خدا تعالیٰ کے بنک میں جمع کرائیں گے ریزرو کے طور پر تو جس وقت وہ بڑے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو ایک کی بجائے دس ہزار یا شاید اس سے بھی زیادہ دے گا۔

بچّوں کی طرف سے چونتیس ہزار آٹھ سَو کے وعدے

سالِ رواں کے ہوئے تھے جس کا یہ مطلب ہے کہ تمام احمدی بچّوں کو اس طرف توجہ نہیں دلائی گئی اور تمام احمدی ماں باپ نے اپنے بچّوں کی بہبود کی طرف توجہ نہیں دی لیکن اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں اطفال و ناصرات اور چھوٹے بچّے ایسے تھے جنہوں نے اس مدّ میں حصّہ لیا۔ لیکن اِس وقت تک کہ دس مہینے سال کے گزر چکے ہیں وعدوں کے مقابل آمد بڑی کم ہے۔ اور یہ بڑی فکر کی بات ہے۔ آپ نے بچپن میں بچّے کو یہ عادت نہیں ڈالنی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ تو کرے مگر پورا نہ کرے۔ آپ نے تو اس کو یہ عادت ڈالنی ہے کہ جب وہ خدا سے وعدہ کرے تو زمین و آسمان ٹل جائیں اس کا وعدہ پورا ہو۔ اور آپ نے اس کے دل میں یہ احساس بیدار رکھنا ہے کہ خدا کی راہ میں جو مال دیا جاتا ہے وہ ضائع نہیں جاتا بلکہ جیسا کہ ہماری تاریخ اس پر شاہد ہے ایک سے دس ہزار گنا زیادہ ہو کر وہ واپس ملتا ہے (اس دنیا میں)۔

اب سال کے دو مہینے باقی رہ گئے ہیں

مَیں یہ درخواست کرتا ہوں اور مَیں یہ یقین رکھتا ہوں کہ جماعت اس کی طرف فوری توجہ دے گی اور پندرہ دسمبر سے پہلے پہلے تمام وعدے پورے ہو جائیں گے اطفال کے بھی اور جو بڑوں کے وعدے ہیں وہ بھی۔ اس میں بھی کافی کمی ہے۔ ہمارا بجٹ تھا دو لاکھ سترہ ہزار کے قریب۔ ہمارے وعدے تھے ایک لاکھ پچانوے ہزار نو سَو کے قریب۔ ہماری آمد دس مہینے کی ہے ایک لاکھ سینتیس ہزار۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کم از کم ساٹھ ہزار کے قریب ان دو مہینوں میں آمد ہونی چاہیئے اور بچّوں کی طرف سے کم از کم بائیس ہزار آٹھ سَو روپیہ آمد ہونی چاہیئے۔ یہ بائیس ہزار اس ساٹھ ہزار میں شامل ہیں لیکن اس سے بھی وقفِ جدید کی ضرورت پوری نہیں ہوتی کیونکہ مشاورت کے موقع پر دوستوں نے اس چیز کو محسوس کیا کہ ہمارے پاس زیادہ سے زیادہ مربی ہونے چاہئیں اور جو دوست وقفِ عارضی کے سلسلہ میں باہر جماعتوں میں جاتے ہیں ان میں سے بیسیوں نے مجھے خطوط لکھے کہ اس جماعت کو ضرورت ہے آپ کسی معلّم کو یہاں بھجوائیں۔ اور ہر خط کے اوپر مَیں فکر مند ہو جاتا ہوں کہ ضرورت ہے مگر معلّم نہیں۔ مَیں آدمی کہاں سے لاؤں؟؟؟ اور مَیں نے پہلے بھی متعدد بار تحریک کی ہے اور اب بھی تحریک کرتا ہوں کہ

وقفِ جدید کو معلّم بھی دیں

ایسے معلّم جو واقع میں اپنی زندگی خدا کی راہ میں وقف کرنا چاہیں۔ ایسے معلّم نہیں جو یہ سمجھیں کہ دنیا میں کسی اَور جگہ ان کا ٹھکانا نہیں، چلو وقفِ جدید میں جا کے معلّم بن جائیں۔ سمجھدار، دعا کرنے والے، خدا اور اسکے رسول سے محبت کرنے والے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تفسیر قرآن بیان کی ہے اس سے دلی لگاؤ رکھنے والے، اسے پڑھنے والے یاد رکھنے والے اور خدمت کا بے انتہا جذبہ رکھنے والے۔ جس کے دل میں خدمتِ خلق کا جذبہ نہیں وہ معلّم نہیں بن سکتا کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ دنیوی لحاظ سے یا دینی لحاظ سے ہم اپنے بھائی کو جو کچھ بھی دیتے ہیں وہ خدمت کے جذبہ کے نتیجہ میں دیتے ہیں اسکے بغیر ہم دے ہی نہیں سکتے۔ اپنا وقت اس کو دیں، اپنا مال اس کو دیں، اپنی زندگی اس کو دیں۔ دنیا کی کسی بہبود کے لئے یا آخرت کی بہبود کے لئے جب ہم قرآن کریم اس کو سکھا رہے ہوتے ہیں جب ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اس کے سامنے رکھ رہے ہوتے ہیں یا ہم اس کی خاطر اس کا کوئی دنیوی کام کرانے کے لئے اس کے ساتھ باہر نکلتے ہیں ہر دو صورتیں جو ہیں وہ اس لئے پیدا ہوتی ہیں کہ ہمارے دل میں خدمتِ خلق کا جذبہ ہے۔ اگر خدمتِ خلق کا جذبہ نہ ہو۔ نہ دینی لحاظ سے نہ دنیوی لحاظ سے تو ہم اس کی خدمت کے لئے باہر نہیں نکل سکتے۔ پس ہمیں ایسے بے نفس خدمتگزار معلّم چاہئیں۔

منصوبہ یہ ہے کہ آئندہ جنوری میں پہلے سال کی نسبت زیادہ تعداد میں آدمی لئے جائیں جس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے سالوں کی نسبت ان پر زیادہ خرچ کیا جائے۔ اور جو منصوبہ تھا اسکے مطابق ان کو دو لاکھ سترہ ہزار روپیہ چاہیئے۔ وعدے اس سے تقریباً بائیس ہزار کم آئے ہیں پس

مَیں آپ سے یہ کہتا ہوں

کہ آگے بڑھیں اور اپنے وعدوں کی حدود کو پھلانگتے ہوئے اس مقام تک پہنچ جائیں جو جماعت کی ضرورت کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور مجھے بھی اس کی توفیق عطا فرمائے +

خطبہ نکاح

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(مرتبہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۷ء بعد نماز عشاء مسجد مبارک ربوہ میں مندرجہ ذیل نکاح کا اعلان فرمایا محترمہ سیدہ زاہدہ ضیاء صاحبہ بنت محترم سید ضیاء احمد صاحب منصوری پسر حضرت حافظ سید عبدالوحید صاحب حال کراچی کا نکاح محترم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب ولد محترم قریشی محمد اسحاق صاحب آف قادیان حال جنرل میجر ماڈرن موٹرز ڈھاکہ سے بعوض مہر دس ہزار روپیہ ہوا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اعلان نکاح فرماتے ہوئے ایک لطیف خطبہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اپنے لفظوں میں درج ذیل ہے حضور نے فرمایا کہ

ابتداء سے عورتوں کے حقوق دینے اور دلانے کے لئے کوششیں ہوتی رہی ہیں ایسے لوگوں کے درمیان جھگڑے بھی ہوتے رہے ہیں کچھ لوگ حقوق دینے کے حق میں تھے اور وہ عورتوں کو حقوق دلانا چاہتے تھے۔ کچھ لوگ ان کے مخالف تھے مگر صدیوں کی ساری چپقلش کے باوجود لا مذہب اور بے دین حلقوں میں آج عورتوں کو جو حقوق حاصل ہیں وہ ان حقوق سے کچھ نسبت نہیں رکھتے جو اسلام کی شریعت میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو روز اول سے دے رکھے ہیں۔ اسلامی شریعت نے مردوں کو حقوق بھی دئے ہیں ان پر پابندیاں بھی عائد کی ہیں عورتوں کو حقوق بھی دئے ہیں ان پر پابندیاں بھی عائد کی ہیں۔ عورتوں کو دئے گئے حقوق کی حفاظت کرنا اور جہاں وہ حقوق غصب ہو رہے ہوں انہیں دلانا مسلمان مردوں کی ذمہ داری ہے۔ قرآن کریم کی آیت اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ مرد عورتوں کے حقوق کے نگران ہیں پس یہ مسلمان مردوں کی ذمہ داری ہے کہ عورتوں کے اسلامی حقوق ان کو دلائیں۔

آج دنیا نمونے کی محتاج ہے ہر طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے کہ وہ لوگ سامنے آئیں جو اسلامی شریعت پر عمل کرنے کا نمونہ ہوں۔ اصلی تعلیم بھی اچھی چیز ہے مگر تعلیم عمل کے بغیر مؤثر نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت تبلیغ اسلام کے لئے عملی نمونہ کی اشد ضرورت ہے اسلام نے جو حقوق عورتوں کو دئے ہیں وہ کسی اور جگہ انہیں حاصل نہیں۔ اگر مسلمان اسلام کے مطابق عورتوں کو حقوق دیں اور عملی نمونہ قائم کریں تو اس کا دنیا پر خاص اثر ہو سکتا ہے اور تبلیغ اسلام میں بہت فائدہ حاصل ہوگا احمدی جماعت کا فرض ہے کہ اس بارہ میں بھی بہترین نمونہ قائم کریں اور عورتیں اور مرد اسلامی شریعت کے مطابق زندگی بسر کریں تو وہ ایک طرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے ہوں گے۔ دوسری طرف ان کے گھر جنت کا گہوارہ بن جائیں گے اور پھر ان کے نمونہ سے غیر مسلموں میں اسلام کی بہترین تبلیغ ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ یورپ کے سفر میں ایک مسلم کی غیر مسلمہ بیوی کے متعلق پتہ لگا کہ وہ بہت متعصب ہے۔ بات تک نہیں سنتی۔ میری اس تقریر میں وہ آئی ہوئی تھی جس میں میں نے بتایا تھا کہ اسلام نے عورتوں کو جو حقوق دئے ہیں وہ کسی اور جگہ موجود نہیں کسی اور مذہب اور سوسائٹی نے وہ حقوق نہیں دئے۔ بعد ازاں میں نے اس خاتون سے کہا کہ آپ نے میری تقریر سنی ہے آپ کا خاوند مسلمان ہے آپ کو اس سے وہ حقوق حاصل کرنے کا حق ہے جو اسلام نے بیوی کے لئے مقرر کئے ہیں اگر آپ کو یہ معلوم ہی نہ ہو کہ اسلام نے بیوی کو کیا کیا حقوق دئے ہیں تو آپ کس طرح حاصل کر سکیں گی۔ اسلئے آپ کو اسلام کے متعلق باتیں سننا چاہئیں۔ معلوم ہوا تھا کہ بعد ازاں وہ کچھ نرم ہو گئی تھیں اور کچھ باتیں سننے لگ گئی تھیں۔

حضور نے ایجاب قبول کرنے سے پہلے یہ بھی فرمایا کہ آج جس عزیزہ کے نکاح کا میں اعلان کرنے لگا ہوں اس کے والد میرے بچپن کے بے تکلف دوست ہیں ان کے بچے مجھے اپنے بچوں کی طرح عزیز ہیں۔ پھر دوہری خوشی یہ ہے کہ میرے دوست قریشی محمد اسحاق صاحب گزشتہ سال سخت بیمار ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری اور ان سب کی دعاؤں کو سنا اور وہ تندرست ہو گئے۔ پس جس طرح ان کی بیماری سے احساس اور وجدان کے لحاظ سے تکلیف ہوئی تھی اسی طرح ان کی خوشی سے مجھے خوشی بھی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور نے ایجاب قبول کرایا اور حاضرین سمیت رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

اُردن کے وزیر اعظم کا احمدی مبلغین اور انکی مساعی کے بارہ میں قلبی تأثر

جناب بہجت تلہونی سے ایک ملاقات

مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلاد عربیہ ربوہ

جناب بہجت تلہونی جو حال ہی میں اردن کے چوتھی مرتبہ وزیر اعظم بنائے گئے ہیں۔ اردن میں جب میری پہلی ملاقات ہوئی تو انہوں نے جماعت احمدیہ کے دین کی خدمت کی خاطر زندگی وقف کرنے والے مبلغین اور اشاعت و غلبۂ اسلام کے لئے ان کی دنیا بھر میں شاندار مساعی جمیلہ اور نتیجہ خیز عظیم الشان کام کو بے حد سراہا۔ یہ ملاقات بڑے ہی پُرتپاک اور خوشگوار ماحول میں آدھ گھنٹہ کے قریب جاری رہی تھی۔ اسی دوران اپنی قلبی کیفیت اور دلی تأثر و خیالات کے اظہار میں آپ نے اپنے قلم سے حسب ذیل نوٹ لکھا جو میرے پاس محفوظ پڑا ہے۔

"اِنَّہٗ کَمَمَّا یُثْلِجُ الصَّدْرَ وَیُبْہِجُ الْقَلْبَ اَنْ نَرٰی بَیْنَ ظَہْرَانِیْنَا وَفِیْ مُعْظَمِ اَنْحَاءِ الْعَالَمِ مُبَشِّرِیْنَ عَامِلِیْنَ مُسْلِمِیْنَ اَمْثَالَ الْاُسْتَاذِ السَّیِّدِ رَشِیْد اَحْمَد جُغْتَائِی الْہِنْدِیِّ الْبَاکِسْتَانِیِّ یُعَلِّمُوْنَ اُمُوْرَ الشَّرْعِ الْاِسْلَامِیِّ وَیَسْعَوْنَ لِتَعْظِیْمِہَا وَرَفْعِ رَاْیَۃِ الْاِسْلَامِ فَبَارَکَ اللّٰہُ فِیْہِمْ وَاَکْثَرَ مِنْ اَمْثَالِہِمْ وَنَفَعَ الْبَشَرَ مِنْ عِلْمِہِمْ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی۔ بہجت"

ترجمہ یقیناً یہ امر سینہ میں ٹھنڈک پیدا کرتا اور دل کو شگفتگی تازگی اور زندگی بخشتا ہے کہ ہم اپنے درمیان اور دنیا بھر کے بیشتر علاقوں اور اطراف میں مولوی رشید احمد صاحب چغتائی پاکستانی کی طرح کے مسلمان مبلغ علماء کو دیکھ رہے ہیں۔ جو مسائل شریعت اسلامیہ سکھلاتے اور اسلام کی صحیح تعلیم کو پیش کرنے میں کوشاں اسلام کے غلبہ اور اسکے جھنڈے کی سربلندی کے لئے جدوجہد کرتے پھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ (اس کام میں) انہیں برکت بخشے۔ اور ان کے علم سے لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ اور ہم (اسکے فضل سے) ایسے مبلغین بکثرت دنیا میں پھیل جائیں (اور ان کے ذریعہ) ہدایت پانے والوں پر خدا تعالیٰ کی طرف سے سلامتی ہو اور انہیں استقامت بخشے۔ آمین) بہجت

مبشر کا مفہوم

یہاں اس بات کا اظہار خالی از دلچسپی نہیں کہ احمدی مبلغین کے بلاد عربیہ میں آنے سے قبل گویا بالعموم لفظ مبشر (یعنی مبلغ) سے مراد عیسائی منّاد اور واعظین ہی متصور ہوتے تھے۔ کیونکہ اپنے مذہب (عیسائیت) کی تبلیغ و ترویج میں وہی کوشاں تھے جبکہ مسلمان تبلیغ اسلام کے فریضہ کی ادائیگی سے خواب غفلت میں پڑے سوئے تھے پاکستان و ہند سے آنیوالے احمدی مسلم مبلغین اور ان کی تبلیغی مساعی کو مشاہدہ کرنے کے ساتھ لوگوں کی متعجب نگاہیں ان اسلامی مبشرین پر بھی پڑنے لگیں جس سے لفظ مبشر کا وہ مفہوم جو سابق میں ذہنوں پر مستولی تھا بدل گیا اور مخلص مسلمانوں کے دو مندول، دین اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے والے احمدی مبلغین کو دیکھکر خوشی و انبساط محسوس کرنے لگے اور جیسا کہ جناب بہجت تلہونی کے ابتدائی فقرہ سے ظاہر ہے انہیں بھی اس بات سے از حد مسرت ہوئی کہ تبلیغ اسلام کے کام میں طرۂ امتیاز رکھنے والی احمدی جماعت کی طرف سے *

---

* دنیا بھر میں بھیجے گئے مبلغین اسلام میں سے ایک مسلمان مبلغ کو اپنے ہاں بھی موجود دیکھیں"

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

نماز باجماعت کی فضیلت

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ دَرَجَۃً

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ الْھَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا۔ کہا۔ مالک نے ہمیں بتایا انہوں نے نافع سے۔ نافع نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باجماعت نماز اکیلے کی نماز سے ۲۷ درجہ بڑھ کر ہوتی ہے۔

عبداللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا۔ کہا لیث نے مجھے بتایا۔ انہوں نے کہا۔ یزید بن الہاد نے مجھ سے بیان کیا کہ عبداللہ بن خباب سے مروی ہے۔ انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے باجماعت نماز اکیلے کی نماز سے ۲۵ درجے بڑھ کر ہوتی ہے۔

تشریح :۔

صحابہ نماز باجماعت کو ضروری سمجھتے تھے۔ بعض روایات میں باجماعت نماز کی فضیلت ستائیس درجے بتائی گئی ہے اور بعض روایات میں ۲۵ کا ذکر ہے۔ علامہ ابن حجر نے دونوں قسم کی روایتیں صحیح مان کر ۲۷ درجے والی حدیث صلوٰۃ بالجہر کے لئے مخصوص کی ہے اور اس کے لئے ۲۷ وجوہ گنے ہیں۔ جن کی وجہ سے باجماعت نماز میں زیادہ ثواب ہوتا ہے (۱) موذن کی دعوت سن کر نیت کرنا۔ (۲) اوّل وقت جانا

(۳) آرام و اطمینان سے چلنا (۴) مسجد میں دعا کرتے ہوئے داخل ہونا

(۵) مسجد میں داخل ہونے پر دوگانہ ادا کرنا (۶) جماعت کا انتظار کرنا

(۷) ملائکۃ اللہ کا اس کے لئے دعائے رحمت کرنا (۸) اس کا شاہد حال ہونا

(۹) قد قامت الصلوٰۃ کی تعمیل کا موقع پانا (۱۰) شیطان سے محفوظ رہنا

(۱۱) امام کی تکبیر کا انتظار کرنا۔ (۱۲) صفوں کی درستگی میں شریک ہونا۔

(۱۳) امام کی اطاعت اور اس کی ضرورت کی حقیقت سے آگاہ ہونا۔

(۱۴) امام کی وجہ سے عموماً بھول سے محفوظ رہنا

(۱۵) امام کو بھول لینے پر سبحان اللہ کہہ کر آگاہ کرنا

(۱۶) خشوع وخضوع سے حصہ پانا

(۱۷) جماعت میں شریک ہونے کی وجہ سے اپنے لباس اور وضع قطع کو اچھے رکھنے کا اہتمام کرنا

(۱۸) ملائکہ کا قرب حاصل ہونا۔ (۱۹) ملائکہ کا قرأت سے استفادہ کرنا

(۲۰) شعائر اسلام کے ظاہری طور پر قائم کرنے کا موقع ملنا

(۲۱) شیطانی جدوجہد کا مقابلہ کرنا اور دوسروں کے ترغیب کا باعث بننا

(۲۲) نفاق سے محفوظ ہو جانا۔ (۲۳) دوسروں کی بدظنی سے بچنا

(۲۴) جماعت کی آمین اور ملائکہ کی آمین میں شریک ہونا۔

(۲۵) جماعت کی مجموعی دعا اور برکت سے فائدہ اٹھانا

(۲۶) نظام جماعت کے قیام میں ممد ہونا۔

(۲۷) ایک دوسرے کے ساتھ الفت اور موانست پیدا کرنے اور افرادِ جماعت کی خبرگیری کا موقع پانا ان میں سے دو یعنی ۱۹، ۲۴ وہ فضیلتیں ہیں جو ظہر اور عصر کی نمازیں بوجہ قرأت بالجہر نہ ہونے کے حاصل نہیں ہوتیں۔ بعض نے یہ سوال کیا ہے کہ جب باجماعت نماز فرض عین ہے۔ تو پھر اکیلے نماز پڑھنے پر ۲۵ یا ۲۷ باجماعت کی فضیلت کے کیا معنے۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ تنہا آدمی کی نماز فرلضیہ ہو جاتی ہے حالانکہ نماز فرلضیہ سے متعلق یہ مسئلہ ہے کہ وہ ایسی نماز ہے جو جماعت کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس اعتراض کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ الفاظ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلٰوتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ وَسُوْقِہٖ سے بھی مراد وہ نماز ہے جو گھر یا بازار میں باجماعت پڑھی جاتی ہے۔ اور جو نماز اس سے بیس یا پچیس گنے افضل قرار دی گئی ہے۔ وہ مسجد جامع کی باجماعت نماز ہے۔

حضرت انسؓ نے باجماعت نماز نہ ملنے پر نماز ادا کی۔ تو اذان اور تکبیر اقامت کے ساتھ ادا کی جو جماعت کا حکم رکھتی ہے۔ جو شخص کسی معذوری سے باجماعت نماز نہ پا سکے۔ اس کے لئے یہ ارشاد نبوی ہے کہ وہ اذان دے اور تکبیر اقامت کہے اور نماز ادا کرے۔ ورنہ اس کی نماز فرلضیہ نہیں بلکہ نفل ہوگی۔ چنانچہ ابوذر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا

اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ اِسْمَعْ وَاَطِعْ وَلَوْ لِعَبْدٍ مُجَدَّعِ الْاَطْرَافِ وَاِذَا صَنَعْتَ مَرَقَۃً فَاَکْثِرْ مَاءَھَا ثُمَّ انْظُرْ اَھْلَ بَیْتٍ مِنْ جِیْرَانِكَ فَاَصِبْھُمْ مِنْہُ بِمَعْرُوْفٍ وَصَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا فَاِنْ وَجَدْتَ الْاِمَامَ قَدْ صَلّٰی فَقَدْ اَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ وَاِلَّا فَھِیَ نَافِلَۃٌ۔ (الادب المفرد ص۱۸)

میرے جانی دوست صلے اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی مجھے تاکید فرمائی۔ امیر کی بات سن اور اطاعت کر خواہ اپاہج غلام ہی ہو۔ اور اگر شوربہ تیار کرے تو پانی زیادہ ڈال۔ پھر اپنے کسی پڑوسی کو دیکھ اور اسے دے کر بھلائی کر۔ اور وقت پر نماز پڑھ۔ اور اگر امام کو پالے جس نے نماز پڑھائی ہے (یعنی تو اس میں شامل ہو گیا ہو) تو تُو نے نماز محفوظ کرلی۔ ورنہ وہ نماز نفل نماز ہوگی ''۔

نماز کا خلاصہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ھیں :۔

عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اُسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تاکہ تزکیہ نفس ہو جاوے۔ اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے۔ اور یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے۔ اور یہ سارا سورۃ فاتحہ میں ہی آجاتا ہے۔ دیکھو ایاك نعبد و ایاك نستعین میں اپنی کمزوریوں کا اظہار کیا گیا ہے اور امداد کے لئے خدا تعالیٰ سے ہی درخواست کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے ہی مدد اور نصرت طلب کی گئی ہے اور پھر اس کے بعد نبیوں اور رسولوں کی راہ پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے جو طرح طرح کے انعامات کو حاصل کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے جو نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ سے اس دنیا پر ظاہر ہوئے ہیں اور جو انہیں کی اتباع اور انہیں کے طریقہ پر چلنے سے حاصل ہو سکتے ہیں .... اصل مقصد نماز کا تو دعا ہی ہے اور اس غرض سے دعا کرنی چاہیئے کہ اخلاص پیدا ہو۔ اور خدا تعالیٰ سے کامل محبت ہو۔ اور معصیت سے جو بہت بری بلا ہے اور نامہ اعمال کو سیاہ کرتی ہے۔ طبعی نفرت ہو اور تزکیہ نفس اور روح القدس کی تائید ہو۔ دنیا کی سب چیزوں جاہ و جلال، مال و دولت، عزت و عظمت سے خدا مقدم ہو اور وہی سب سے عزیز اور پیارا ہو اور اس کے سوائے جو شخص دوسرے قصے کہانیوں کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ جن کا کتاب اللہ میں ذکر تک نہیں وہ گرا ہوا ہے اور محض جھوٹا ہے۔

نماز اصل میں ایک دعا ہے جو سکھائے ہوئے طریقہ سے مانگی جاتی ہے۔ یعنی کبھی کھڑے ہونا پڑتا ہے کبھی جھکنا اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جو اصلیت کو نہیں سمجھتا وہ پوست پر ہاتھ مارتا ہے''۔ (ملفوظات جلد ۹ ص۴۵۲)

حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم پیشگوئی

یہودیوں کے ساتھ جنگ میں آخری فتح مسلمانوں کی ہوگی

عربوں اور یہودیوں کی موجودہ جنگ نے جو ماہ جون میں ہوئی عربوں میں ایک عظیم ذہنی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ اس عارضی شکست کی وجہ سے بعض مسلمانوں کے قلوب میں مایوسی کی حالت ہے لیکن اس بارے میں حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی حتمی پیشگوئی ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہود اور مسلمانوں کے درمیان جنگ ناگزیر ہے اور اس میں آخری کامیابی اور یقینی فتح مسلمانوں کو ہو گی۔ اس لئے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کس شان اور شوکت کے انداز میں فرماتے ہیں:-

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ۔

(مسلم کتاب الفتن)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک کہ مسلمانوں اور یہود کے درمیان جنگ نہ ہو۔ اس جنگ کے نتیجہ میں مسلمان یہود کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی (حفاظتِ نفس کے لئے) پتھر اور درخت کے پیچھے پوشیدہ ہو جائے گا۔ پتھر اور درخت پکاریں گے اے مسلمان اے اللہ کے بندے یہ یہودی میرے پیچھے ہے آگے بڑھ اور تو اس یہودی کو قتل کر سوائے غرقد درخت کے کیونکہ وہ یہود کا درخت ہے۔

اس حدیث کا ایک ایک لفظ پکار کر کہہ رہا ہے کہ مسلمانوں اور یہود کے درمیان یقیناً اور یقیناً جنگ ناگزیر ہے اور اس جنگ میں حتمی طور پر کامیابی مسلمانوں کو ہوگی بشرطیکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان اور خدا تعالیٰ کے بندے ثابت کریں۔ اور یہ جنگ پہاڑی اور میدانی مقامات میں ہو گی۔ اور یہودیوں کو اس میں انتہائی بے بسی اور ناکامی کا سامنا کرنا ہو گا۔ اپنے آپ کو بچانے کے لئے یہ درختوں اور پتھروں کے پیچھے چھپیں گے۔

اس حدیث کی شرح میں کئی امور قابلِ غور و ذکر ہیں:-

(۱) یہود اور مسلمانوں کے تعلقات ناگفتہ بہ ہو جائیں گے اور یہ ناساعد حالات باہمی خونریز جنگ پر منتج ہوں گے۔ ظہورِ اسلام سے آج کے دن تک مسلمانوں اور یہود کی باہمی مخاصمت و عناد کے باوجود حالات اس قدر خراب نہیں ہوئے تھے جتنے اب نازک صورت اختیار کر چکے ہیں اور اس وقت جنگ کے گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث اور پیشگوئی میں مسلمانوں کو خوشخبری دیتے ہوئے یہ الفاظ بھی مذکور ہیں کہ حقیقی مسلمان اور خدا تعالیٰ کا مطیع بننا یہ بنیادی شرط ہے۔ اور جیسا کہ حالیہ جنگ میں مراکش کے بادشاہ شاہ حسن نے کہا کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیا اس لئے خدا تعالیٰ نے ہم کو چھوڑ دیا۔

(۲) لفظ "غرقد" کے معانی کانٹے دار درخت کے ہیں اور اس حدیث میں آنحضرتؐ کا یہ فرمانا کہ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ کہ غرقد یہود کا درخت ہے اس لفظ کی تعیین سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہود کے ہمنوا اور حامی بھی اس وقت بے بس ہو جائیں گے اور وہ بھی یہود کی مدد نہ کر سکیں گے۔ اگر کریں گے بھی تو عربوں اور مسلمانوں کا باہمی اتحاد اور ان کا جذبہ یہود کو شکست دے دے گا۔ لفظ غرقد میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ان اقوام کا سلوک جارحانہ ہو گا اور مسلمانوں کے لئے یہ قوم کانٹے کی حیثیت رکھتی ہو گی۔

الغرض عربوں اور یہود کے درمیان جنگ ناگزیر ہے اور حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہو کر رہے گی۔ وَكُلُّ اٰتٍ قَرِيْبٌ۔

(شیخ نور احمد منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

تم بھی کبھی یہ گیت جو گاؤ تو بات ہے

چھپ کر نہ ہم پہ تیر چلاؤ تو بات ہے
ہم سے کبھی جو آنکھ ملاؤ تو بات ہے

تالیفِ قلب کی تو توقع نہیں ہمیں
کانٹے ہی راہ میں نہ بچھاؤ تو بات ہے

تبلیغِ دیں کا ہم نے جو بیڑا اُٹھا لیا
اس میں ہمارا ہاتھ بٹاؤ تو بات ہے

اِس خاکدانِ تیرہ و تاریک و تار میں
حُسنِ عمل کی شمع جلاؤ تو بات ہے

وہ قوم جس کا اوجِ ثریا پہ تھا مقام
اُس کے مقام پہ اُسے لاؤ تو بات ہے

اوروں کی داستاں ہے بہت خوب داستاں
اپنی بھی کوئی بات سناؤ تو بات ہے

ناہیدؔ نے تو گیت یہ گایا ہے بارہا
تم بھی کبھی یہ گیت جو گاؤ تو بات ہے

(عبد المنان ناہید)

جماعت ہائے احمدیہ کے لئے ایک ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دورۂ یورپ میں وانڈزورتھ ہال (انگلستان) میں جو تقریر انگریزی زبان میں فرمائی تھی اس کا اردو ترجمہ نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے شائع ہو رہا ہے۔ قیمت اندازاً -/۲۵ روپے سینکڑہ ہو گی۔ جماعتیں تعداد ریزرو کروا لیں۔

(یہ امر نوٹ فرمایا جائے کہ جماعتیں مقامی طور پر اس لیکچر کو طبع نہ کروائیں بلکہ مرکز سے حاصل کر کے اس کی اشاعت کریں)۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک نشانی

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ یہودیوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ○

(سورہ جمعہ رکوع ۱)

یعنی تو کہہ دے اے یہودیو! اگر تمہارا یہ دعوےٰ ہے کہ تم باقی دنیا کو چھوڑ کر اللہ کے دوست ہو اور اسی کی پناہ میں ہو۔ تو اگر تم (اس دعوےٰ میں) سچے ہو تو موت کی تمنا کرو۔ مگر وہ اپنے گزشتہ اعمال کی وجہ سے (موت کی) تمنا کرنے کے لئے کبھی تیار نہ ہوں گے اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے۔

ایک اور جگہ خدا تعالیٰ عیسائیوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں حق پر ہو تو خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ جھوٹے فریق اور اس کے اہل و عیال پر اپنی لعنت نازل کرے۔

مندرجہ بالا آیاتِ قرآنی سے واضح ہے کہ وہ لوگ جو حق پر قائم نہ ہوں کبھی اس قسم کی دعا نہیں مانگتے کہ اگر وہ کاذب ہوں تو خدا تعالیٰ ان پر عذاب کی حالت میں موت وارد کرے۔

اب دیکھئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ خدا تعالیٰ کے حضور کس رنگ میں دعائیں مانگتے ہیں فرماتے ہیں:-

"اگر اے خداوند یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے اور تیری وہ رحمت میرے ساتھ نہیں جو تیرے بندہ ابراہیمؑ کے ساتھ اور اسحٰقؑ کے ساتھ اور اسمٰعیلؑ کے ساتھ اور یعقوبؑ کے ساتھ اور موسیٰؑ کے ساتھ اور داؤدؑ کے ساتھ اور مسیح ابن مریم کے ساتھ اور خیر الانبیاء محمد صلعم کے ساتھ اور اس امت کے اولیاء کرام کے ساتھ تھی تو مجھے فنا کر ڈال اور ذلتوں کے ساتھ مجھے ہلاک کر دے اور ہمیشہ کی لعنتوں کا نشانہ بنا اور تمام دشمنوں کو خوش کر اور ان کی دعا قبول فرما لیکن اگر تیری رحمت میرے ساتھ ہے جس نے مجھے مخاطب کر کے کہا اَنْتَ وَجِيْهٌ فِيْ حَضْرَتِيْ اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِيْ اور تو ہی ہے جس نے مجھے مخاطب کر کے کہا يَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ اور تو ہی ہے جس نے مجھے مخاطب کر کے کہا يَا عِيْسٰى الَّذِيْ لَا يُضَاعُ وَقْتُهٗ اور تو ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا قُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تو ہی ہے جو غالباً ہر روز کہتا رہتا ہے اَنْتَ مَعِيْ وَاَنَا مَعَكَ اور تو میری مدد کر اور میری حمایت کے لئے کھڑا ہو۔ وَاِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ" (روحانی خزائن جلد نہم ص۱۲۵)

ایک اور جگہ اپنے فارسی اشعار میں بھی اسی قسم کی دعا فرماتے ہیں کہ اے خدا اگر تو دیکھتا ہے کہ میرا اندرون فسق و فساد اور فتنہ و شر کی نجاست سے بھرا ہوا ہے۔ اگر تو مجھے ایک بدفطرت اور ناپاک سیرت انسان خیال کرتا ہے تو میں تجھے تیرے جبروت کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ مجھ بدکار کو پارہ پارہ کر کے رکھ دے اور میرے مخالفوں کے دلوں کو ٹھنڈا کر۔ تو میرے در و دیوار پر عذاب کی آگ برسا۔ اور میرا دشمن بن کر میرے کام کو تباہ کر دے۔ لیکن اگر تو جانتا ہے کہ میں تیرا اور صرف تیرا ہی بندہ ہوں۔ تیرے مبارک آستانے پر میری پیشانی ہے۔ اور اگر تو میرے دل میں اپنی بے پناہ محبت پاتا ہے جس کا راز اس وقت تک دنیا والوں کی نظر سے پوشیدہ ہے تو اے میرے پیارے تو مجھے اپنی محبت کا کرشمہ دکھا۔ اور میرے عشق کے پوشیدہ راز لوگوں پر عیاں کر۔

یہ دعائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے کوئی پون صدی قبل مانگی تھیں اور اس تمام عرصہ کی تاریخ احمدیت کا ایک ایک صفحہ اس بات پر شاہد ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کی طرف سے تھے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کبھی ایسا معاملہ نہ کرتا کہ آپ کے نام اور پیغام کو اکناف عالم میں پھیلا دیتا اور آپ کی وفات کے بعد یکے بعد دیگرے اولوالعزم خلفاء کے ذریعہ آپ کے سلسلہ کو مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر قائم کرتا چلا جاتا۔ اور بجز اس کے اپنے الفاظ سے تو انا غیر بھی اس کا اعتراف کرتے ہوئے یہ لکھنے پر مجبور ہوئے کہ

"آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کانٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ غلام احمد قادیانی ... پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں ... یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں ہیں۔ تو دوسری طرف یورپ میں پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں۔"

(زمیندار لاہور ۹ر اکتوبر ۱۹۳۲ء)

اور یہ کہ

"ہم اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر دینی سید نذیر حسین صاحب دہلوی مولانا انور حسین صاحب دیوبندی۔ مولانا قاضی سید سلیمان منصور پوری۔ مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولانا عبدالجبار غزنوی۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری اور دیگر اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے۔ تقسیم کے بعد اس گروہ نے پاکستان میں نہ صرف اپنے پاؤں جمائے بلکہ جہاں ان کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ وہاں ان کا یہ حال ہے کہ ایک طرف تو روس اور امریکہ سے سرکاری بلیغ پر آنے والے سائنس دان ربوہ آتے ہیں۔ اور دوسری جانب ۱۹۵۳ء کے عظیم ترین ہنگامہ کے باوجود قادیانی جماعت اس کوشش میں ہے کہ اس کا ۱۹۵۶ء کا بجٹ ۲۵ لاکھ روپیہ کا ہو۔" (المنبر لائل پور ۲۳ر فروری ۱۹۵۶ء بحوالہ تفہیمات ربانیہ ص۲۵۶)

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

(محمود احمد ...)

مغرب سے ہو رہی ہے اذاں کی صدا بلند

فطرت نوید حُسنِ عمل پا رہی ہے آج
دینِ مُبیں کی فتح قریب آ رہی ہے آج

مغرب سے ہو رہی ہے اذاں کی صدا بلند
تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے آج

اِس بحرِ کائنات میں اک موجِ تند و تیز
طوفانِ خاک و باد کو ٹھکرا رہی ہے آج

توحید کا عَلَم ہوا ہے اس طرح بلند
تثلیث اس کے سائے سے کترا رہی ہے آج

شاید ضمیرِ نوعِ بشر چونک کر اٹھے
آواز ایک عرش سے ٹکرا رہی ہے آج

یا یم حیات پر کوئی جیسے ہو ضو فگن
موجِ حیات اس طرح تھرا رہی ہے آج

جس ساعتِ سعید کی دنیا ہے منتظر
وہ ساعتِ سعید نظر آ رہی ہے آج

(... منیر)

خلافت ثالثہ کا دوسرا کامیاب اور بابرکت سال

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

پچھلے سال جب کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو منصب خلافت پر متمکن ہوئے ایک سال کا عرصہ گذر چکا تھا میں نے مختصر طور پر حضور کے پہلے سال کے بعض اہم کارناموں کا اپنے ایک مضمون میں ذکر کیا تھا۔ اب جبکہ دس نومبر قریب آ گیا۔ اور میں نے اس قسم کا ایک اور مضمون لکھنے کا ارادہ کیا تو میرا یہ احساس شدت اختیار کرتا گیا کہ حضور کی خلافت کا تو ایک ایک دن جماعتی ترقی سے بھرپور اور معمور ہے پھر حضور کے عزائم اور پروگرام اور تحاریک بہت متنوع اور کثیر ہیں۔ حضور کے اقوال اور تقاریر۔ خطبات اور مقالات۔ اس قدر بلند مرتبت اور ارفع و عظیم۔ کہ ان پر تبصرہ کرنا۔ سورج کو چراغ دکھانا ہے اور من آنم کہ من دانم . . . . حضور کی خلافت کا ہر دوسرا دن پہلے سے زیادہ بابرکت اور کامیاب اور جماعت کی تعداد میں اضافہ اور استحکام کا موجب بنا۔ کوئی مالی تحریک نہیں جس پر جماعت نے مخلصانہ لبیک نہ کہا ہو اور وہ روپیہ کی کمی کی وجہ سے پروان نہ چڑھی ہو۔ اور یہ ہو بھی کیسے سکتا تھا جب کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو پہلے سے بشارت دے رکھی ہے کہ "میں تینوں اینا دیاں گا کہ توں رج جائیں گا"۔ عددی۔ تعلیمی۔ تنظیمی دینی اور روحانی لحاظ سے جماعت کی روز افزوں ترقی۔ خود جماعت کے راہبر اور سربراہ کی خداداد صلاحیتیں جو تائید الٰہی کی ضامن ہیں اور حضور کی جاری کردہ سکیموں کی کامیابی مسلّم و مقدر۔ یہ کیا "حصول اور کیونکر!

اطفال الاحمدیہ (اطفال اور ناصرات) میں سلسلہ کے لئے مالی قربانی کرنے کی تربیت اور عادت پیدا کرنا اور بچوں اور ان کے والدین پر چھ روپیہ ماہوار کی وقف جدید میں ادائیگی کی ذمہ داری ڈالنا۔ خدام الاحمدیہ کی عمومی اور انصار کی خصوصی نگرانی۔ خدام پر دفتر سوم (تحریک جدید) کو مستحکم کرنے کا فرض عائد کرنا تحریک جدید کے ماتحت نئے مشن کھولنا۔ صدر انجمن اور تحریک جدید کے عمومی بجٹوں میں غیر معمولی اضافہ عارضی وقف اور تعلیم القرآن کلاسوں میں مخلصین جماعت کی والہانہ شمولیت جس جہت سے بھی دیکھیں خلافت اور نظام سلسلہ کے استحکام کا پتہ موجود ہے

حضور کی اہم دینی مصروفیات

حضرت خلیفۃ المسیح نے جماعت اور اسلام کی ترقی کے لئے رات دن۔ نئی سے نئی سکیمیں بنائیں اور رواج دیں۔ دن میں کئی مرتبہ کبھی کسی کے نکاح کے اعلان پر۔ کبھی کسی رخصتی کی دعا کی تقریب پر۔ کبھی خطبہ جمعہ میں کبھی کسی تعلیمی ادارہ میں کبھی کسی جماعتی جلسہ میں اور کبھی ماہانہ علمی تقاریر ہیں۔ بعض مرتبہ تو ایک ایک دن میں کئی دفعہ تقریریں کرنا پڑتی ہیں اور ہر موقع پر نیا مضمون اور نیا انداز بیان! حضور اس قدر معمور الاوقات ہیں اور دینی مشاغل میں اس قدر منہمک کہ محض ان خطوط اور رقعوں کو پڑھنا ہی جو روزانہ بہت بڑی تعداد میں آتے ہیں۔ کار سے دارد والا معاملہ ہے۔ پھر ملاقاتیں اور ہر ملاقاتی کی خوشی اور راحت و دکھ اور درد کی کہانی دلجمعی سے سننا۔ اس کو مشورہ دینا اور اس کی عملی امداد کرنا۔ ذیلی اور مرکزی تنظیموں کے ذمہ دار افسران کے کام کی نگرانی۔ حیرانی ہوتی ہے کہ ان مشاغل سے وقت نکال کر حضور تقاریر تیار کس وقت کرتے ہیں۔ اور ان کے متعلق سوچتے کس وقت ہیں۔ کیونکہ ہر تقریر اتنی اچھوتی ہوتی ہے کہ وہ ایک رسا اور قابل رشک ذہن کی نشاندہی کرتی ہے . . . . ایک ذہین و فہیم۔ پھر دل کے حلیم۔ اور مومنین کے لئے اپنے رب کی طرح رؤف و رحیم۔ اللہ کے عشق میں شریک اور رنگ از۔ خلیفہ۔ اسکے عزائم اور اسکے کارنامے جن کو وہ خلق خدا کی ہمدردی کی خاطر بروئے کار لاتا رہا اور لا رہا ہے۔ اسکو احاطہ تحریر میں لانا کم از کم میرے بس سے باہر معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال حضور کے ارفع مقام۔ قرب الٰہی اور اس کی بشارتوں کا مورد ہونے کا اندازہ اسی سے لگ سکتا ہے کہ

(۱) حضور کا تاریخی سفر (سفر یورپ) اور اس کی موعودہ کامیابی اور کامرانی ایک ایسا کارنامہ ہے جو اپنی ذات میں منفرد اور ممتاز ہے اس مبارک سفر کا آغاز خدائی بشارتوں کے ماتحت ہوا۔ اور اس سلسلہ میں جو اقدام بھی ہوا۔ الہام "مبارکؐ و مبارکؐ و کلّ امرٍ مبارکٍ یجعل فیہ" کے ماتحت مبارک اور سراسر مبارک تھا۔ حضور نے یہ سفر۔ کوپن ہیگن کی مسجد کا افتتاح کرنے کی غرض سے اختیار فرمایا۔ وہ مسجد جس کے لئے احمدی مستورات مبارکباد کی مستحق ہیں۔ جنہوں نے اس مسجد کی تکمیل اپنے چندوں اور زیورات سے کی۔ اور حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ سے اپنی والہانہ عقیدت کا ثبوت فراہم کیا۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء . . .

اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے الہامی مصرعہ کے مطابق یورپ کی تشنہ روحوں کو شربت وصل پلانے کی ذمہ داری ادا فرمائی۔ اور خداتعالیٰ نے جو انجام ایسی قوموں کے لئے مقدر کر رکھا ہے۔ جو دنیا و مافیہا میں محو ہو کر اسے بھول جاتی ہیں۔ اس کے انذاری پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

(۲) خود اپنی جماعت کو حضور نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر یہ بشارت دی کہ:۔

"ایک دن اللہ تعالیٰ نے بڑے زور کے ساتھ مجھے اس طرف متوجہ کیا کہ موجودہ نسل کا جو تیسری نسل احمدیت کی کہلا سکتی ہے صحیح تربیت پانا غلبہ اسلام کے لئے اشد ضروری ہے . . . . . میری توجہ کو اس طرف پھیرا گیا کہ آئندہ پچیس سال اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے بڑے ہی اہم اور انقلابی ہیں"۔ (الفضل ۲۵ جون ۱۹۶۷ء)

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ جون ۱۹۶۷ء)

تعمیر بیت اللہ کے ضمن میں دوران سال حضور نے الٰہی منشاء کے ماتحت جو معرکۃ الآراء خطبات دئے ان میں حضور نے ایک یہ بشارت بھی دی کہ

"موجودہ سلسلہ خطبات کے ذریعہ جو پروگرام میں جماعت کے سامنے رکھنے والا ہوں اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دین اسلام کو قائم کرے گا اور اس کے استحکام کے سامان پیدا کرے گا۔ انشاء اللہ"

(الفضل ۳۰ر دسمبر ۱۹۶۶ء)

(۳) خلفاء اپنے مقام (مقام قرب) کا کھل کر اظہار نہیں کیا کرتے اور یہی طریق حضور کا ہے۔ لیکن جو کچھ جماعت نے مشاہدہ کیا ہے اور جس قدر خداتعالیٰ کے فضلوں کا اندازہ کیا ہے۔ اور ہر کس و ناکس نے اپنی دنیاوی ضروریات کے وقت دعا کی درخواست کے بعد۔ اس کی قبولیت کا جو نظارہ دیکھا ہے۔ وہ حضور کے عالی اور ارفع مقام کی شاہد ہے حضور نے فرمایا تھا۔

"میں نے آپ کی تسکین قلب کے لئے آپ کے بار کو ہلکا کرنے کے لئے آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے اپنے رب رحیم سے قبولیتِ دعا کا نشان مانگا ہے اور مجھے پورا یقین اور پورا بھروسہ ہے اس پاک ذات پر کہ وہ میری التجا رد نہیں کرے گا"

ہم نے دیکھا کہ حضور کی یہ التجا قبول ہوئی اور ہمارا خلیفہ ہمارے لئے ڈھال کی مانند ثابت ہوا۔ اور ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

درخواست ہائے دعا

برادرم عزیز عبدالسمیع صاحب کورنگی اے ایف کراچی ایک ماہ سے لبارفتہ سوزش اور درد جگر وہ ایک ماہ سے بیمار ہیں اور ملٹری ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے عزیز کے کامیاب اپریشن اور کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منظور احمد خان ربوہ)

۲۔ میرا لڑکا کریم الدین گردہ میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہے۔ اپریشن ملتان میں ہو گا (چوہدری محمد دین پٹواری ہیڈ لوہاری والا)

۳۔ میں عرصہ سے بعارضہ جگر بیمار ہوں (رانا محمد سرور لکھیوال)

۴۔ میرے والد ماسٹر محمد الدین صاحب پیٹ درد کی وجہ سے کافی عرصہ سے بیمار ہیں احباب سب کے لئے دعا فرمادیں۔ (شمیم احمد محسن دلاکپور)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ **ڈاکٹر شریف احمد پراناڈاڈہ چنیوٹ**

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ر جنوری ۱۹۶۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

امسال رمضان المبارک دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے اس لئے جلسہ سالانہ کی تاریخیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱-۱۲-۱۳ر جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات۔جمعہ۔ہفتہ مقرر فرمائی ہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

”اسلامی اصول کی فلاسفی“ کا دیدہ زیب ایڈیشن

تبلیغ اسلام کیلئے بہترین ھدیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معرکۃ الآراء لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی پوری صحت کے ساتھ بلاک بنوا کر دیدہ زیب سپر کیلنڈرڈ کاغذ پر نظارت اصلاح وارشاد نے حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء شائع کر دی ہے۔ اس کی طباعت اور کتابت بہترین اور جاذب نظر ہے۔ اب اس کی وسیع اشاعت جماعت ہائے احمدیہ کے ذمہ ہے۔ یہ کتاب تبلیغ اسلام کے لئے ایک بہترین ہدیہ ہے۔ جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کرم فرما کر جلد اس کے نسخے مناسب تعداد میں مہتمم نشر واشاعت نظارت اصلاح وارشاد سے طلب فرمائیں۔ دس نسخے منگوانے پر محصول ڈاک معاف ہوگا۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

نُورِ کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ جسکی حیرت انگیز صفات اور افادیت کے جلیل القدر اطباء قائل ہیں آنکھوں کی صحت اور تندرستی کے لئے بے نظیر تحفہ ہے

بچوں عورتوں مردوں سب کے لئے مفید ترین سرمہ ہے اسکی ایک شیشی ہمیشہ اپنے گھر رکھیے۔ قیمت فی شیشی ۳۸/ روپے

تیار کردہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون

حمائل شریف

یعنی

قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ

شائع ہو چکا ہے

ملنے کا پتہ

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ

بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ (مینیجر)

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ

اب جلسہ سالانہ کے انعقاد میں صرف ۲ ماہ کا قلیل عرصہ رہ گیا ہے۔ لیکن بعض جماعتوں کے عہدہ داروں نے ابھی تک اس چندہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ نہیں دی تمام مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے۔ کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں۔ اور کوشش فرمائیں کہ ہر جماعت کے چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ انعقاد جلسہ سے پہلے پہلے سو فیصدی وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں۔ جن کے اخراجات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ عہدہ داروں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کی کسی کوتاہی کی وجہ سے کوئی دوست اس ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ براہ مہربانی اس امر کا بھی خیال رکھیں کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی جدوجہد میں چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی نظر انداز نہ ہو جائے۔

(ناظر بیت المال آمد)

خاکسار کی والدہ ماجدہ استانی امۃ اللہ بیگم بہو حضرت حکیم مولوی قطب الدین صاحب مرحوم چند دنوں سے شدید بیمار ہیں۔ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب سے درخواستِ دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل ورحم سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار مسعود احمد ولد ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

وقت کی پابندی۔ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۰۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۳۰
لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۶-۴۵	۷-۱۰	۸-۳۰	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۴۵	۱۲-۲۰ بعد دوپہر	۲-۰۰	۲-۱۰	۳-۳۰	۴-۱۰	۵-۳۰	۶-۳۰
سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۴۵	۹-۱۵	۳-۳۰ بعد دوپہر	ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے													(محمد علی ظفر برائے مینیجر)
گوجرانوالہ تا سرگودھا	۷-۱۵	۹-۳۰	۲-۴۵ بعد دوپہر	آپ کی خدمت کیلئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل کریں													

جبوب مفید اطہرا مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا۔ مکمل کورس پندرہ روپے **ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ** ٹیلیفون نمبر ۳۱

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے ۱۵ **نور نظر** اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ** فون نمبر ۳۸

دو عینی گواہوں کی شہادت پر
پھانسی کی سزا

دُنیا کی عدالتیں دو عینی شہادتوں کی بنا پر قاتل کو پھانسی کے تختہ پر چڑھا دیتی ہیں علمی اور تمدنی دُنیا میں بھی عینی شہادت قابل وقعت ہے حضرت مسیحؑ کے صلیبی موت سے بال بال بچائے جانے پر حضرت مسیح کے ایک حواری کی سو صفحات پر پھیلی ہوئی عینی شہادت اٹھارہویں صدی میں ایک مکتوب کی صورت میں برآمد ہوئی رہا آپ پر لپیٹی جانے والی چادر یا مقدس کفن نے دو گواہوں کی شہادت کا پارٹ ادا کر کے حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت کے نظریہ پر موت وارد کر دی ہے اس کا نظارہ آپ کتابچہ چشم دید شہادت واقعہ صلیب مسیح اور مقدس کفن میں ملاحظہ فرمائیں قیمت مع محصول اعلیٰ کاغذ ڈیڑھ روپیہ حکیم عبداللطیف تاجر کتب ربوہ

زد جام عشق

قوت پیدا کرنے کا مفید و مجرب نسخہ

قیمت ایک ماہ کورس ... ۲۰ روپے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

زد جام

چند اجزاء کے اضافہ سے مقوی قلب کے لئے چوٹی کی دوا بنتی ہے
قیمت ۴۰ گولی ۵۰-۱۲ روپے

برشن عنبری

طاقت کو بحال کرنے اور برقرار رکھنے کیلئے جادو اثر دوا ۵۰-۷ روپے

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

ہو الشافی

بفضلہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے

مفید اور بابرکت نسخہ جات ادویہ ہمارے ہاں پورے اجزاء اور صحیح اوزان سے تیار ہوتے ہیں۔ اپنی طبّی ضروریات کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں!

* مکمل فہرست ادویہ کارڈ لکھ کر منگوائیں۔

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون نمبر ۳۰

ماہنامہ

تحریک جدید
ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار!

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں

اور

غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ: صرف دو روپے (مینیجنگ ایڈیٹر)

سُرمہ خورشید

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سُرمہ!

آنکھوں کی ہتیلی امراض، ککرے، موتیا، جالا پھولا کے لئے مفید ہے، نظر کو طاقت دیتا اور پانی روکتا ہے۔ فی شیشی ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ دسانی سیٹ

چاندی کے ٹی سیٹ برتن کی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز، دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں،

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸

ٹنڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ (جو جنوری ۱۹۶۸ء میں منعقد ہو رہا ہے) کے سلسلہ میں چھوٹا گوشت اور بڑا گوشت فراہم کرنے کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ خواہشمند احباب توجہ فرمائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ کے

نئے ماڈل کے چولہے

بلحاظ اپنی خوبصورتی، مضبوطی تیل کی بچت اور اخراج حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب فرمادیں،

امانت تحریک جدید کی اہمیت کے متعلق
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد!

"امانت فنڈ کی منظوری کا مطالبہ دراصل اسپانداز کرانے کے لئے ہی تھا اس کی اصل غرض صرف یہ تھی کہ جماعت کی مالی حالت مضبوط ہو وہ اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتی چلی جائے اور فضول اخراجات کو معدوم کرتی جائے پس میری تجویز یہ ہے کہ آدھی روٹی گھر میں رکھو تا جب ضرورت ہو اسے کھا سکو اور اسی غرض سے میں نے تحریک جدید امانت فنڈ قائم کیا تھا۔ جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے وہ فائدہ میں رہتا ہے پس کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے خواہ روپیہ یا دو پیسے ہی کیوں نہ ہو۔" (افسر امانت تحریک جدید)

حب اٹھرا رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ ۲/ روپے مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰ روپے **حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ،**

"یہ زمانہ محمود کا زمانہ ہے"

بقیہ صفحہ اوّل

اب میری التجا ہے کہ آپ سب بہن بھائی شکر نعمت اپنے ہر عمل سے بجالاتے رہیں۔ قول سے فعل سے دعاؤں سے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی تھی۔ مبارک احمد مرحوم کے متعلق کہ یا کم عمری میں فوت ہوگا یا بڑا مرتبہ پائے گا۔ اس مبارک کو خدا تعالیٰ نے بلا لیا تو پھر اس مبارک کی بشارت دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو منصبِ خلافت بخشا۔ ہمارے سب کے قلوب پر زخمی دلوں پر رحمت کا مرہم رکھ دیا۔ ہم جس قدر اس کا شکر ادا کریں کم ہے۔ پس اس زمانہ کو بھی محمود کا زمانہ جانیں۔ اللہ تعالیٰ نے برکات کے رحمتوں کے، فتوحات کے در کھول کر آپ کو دکھا دیئے ہیں گزشتہ سفر اور اسکی اتنی شاندار کامیابی، اتنی دنیا بھر میں شہرت کیا کم رحمت ہوئی ہے؟ دعائیں کریں۔ اور التزام سے کریں کہ خدا تعالیٰ سیدی عزیزی ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کی زندگی میں برکت صحت تندرستی قوی و اعضاء کی سلامتی کے ساتھ خدمت دین کے لئے بخشے اور لمبی عمر زیادہ سے زیادہ خدماتِ اسلام کی توفیق کے ساتھ عطا فرمائے ان کی خدمات کے بہت مبارک شاندار نتائج ظاہر ہوں اور روشن نشانوں کا ظہور ہو ان کے ہاتھوں سے گلشنِ اسلام تمام عالم میں پھیلے۔ ان کے ہر ہر قدم پر خدا کا فضل اور اس کی نصرت شاملِ حال رہے۔ ان کے دل و جان و دماغ زبان و قلم سے خیر و برکت روحانیت علم و عرفان اور نورِ ہدایت کے چشمے جاری رہیں اور دُنیا نورِ ھدایت پاتی رہے ان پر ربِ کریم کا سایۂ رحمت رہے اور خدا تعالیٰ ان کو تمام عالم کے لئے سایۂ رحمت بنادے۔ یہ فرض جس نے ان کے کاندھوں پر ڈالا ہے جس نے اس کام کے لئے ان کو چن لیا ہے وہی کریم و رحیم و نصیر خدا ولی و رفیق خدا ان کا دست و بازو بن جائے وہ قوی و قادر خدا جس نے یہ بھاری بوجھ اٹھانے کے لئے اس عمر میں پسند فرمایا وہی ان کا ناصر و معین ہو اور زندگی میں خاص برکت بہت مبارک کاموں کے لئے عطا فرمائے۔ خیر ہی خیر رہے خیر کی راہیں کھل جائیں۔ آمین۔

مبارکہ

شکریہ اور درخواستِ دُعا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری بہو عزیزہ عابدہ سلطانہ مع میری ننھی پوتی عزیزہ مبارکہ کے بخیر و عافیت ہوائی جہاز سے اپنے خاوند عزیزم عطاء الرحیم صاحب حامد کے پاس سیرالیون پہنچ گئی ہیں۔ الحمدللہ۔ وہاں سے آج ہی بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جملہ بھائیوں اور بہنوں کی دعاؤں کا شکر گزار ہوں اخص طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ عزیزہ کی روانگی کے موقعہ پر ۲؍ نومبر کو میری درخواست پر حضور نے ازراہ نوازش میرے مکان پر بھی تشریف لا کر دعا فرمائی۔ اب سب بزرگوں سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو آئندہ خدماتِ دینیہ کی توفیق عطا فرمائے اور کامیابی سے واپس لائے۔ آمین۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

درخواستِ دعا

برادرم مکرم ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب آف راولپنڈی کی اہلیہ صاحبہ کا پتے کا اپریشن ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(امۃ الغنی۔ ربوہ)

۲۔ میرا بھانجا عزیز عاصف احمد قریباً تین سال کا ہوگیا ہے لیکن ابھی تک نہ تو کوئی بات کرتا ہے اور نہ ہی کوئی کھانے کی چیز خود کھا سکتا ہے۔ اور بیماری کی وجہ سے بہت کمزور ہوگیا ہے۔ احباب سے نہایت دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل و عاجل شفا عطا کرے آمین۔ (محمد نواز مومن)

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲؍ نومبر تا ۹؍ نومبر ۱۹۶۷ء

۱۔ اس ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی اور حضور حسب معمول شب و روز اہم مہمات دینیہ میں مصروف رہے۔ الحمدللہ۔

۲ مورخہ ۷؍ نومبر کو بذریعہ خیبر ایکسپریس مبلغ اسلام مکرم چوہدری عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی بی اے ایل ایل بی ساڑھے چار سال تک امریکہ میں فریضہ تبلیغ اسلام سرانجام دینے کے بعد بخیریت واپس ربوہ تشریف لائے۔ سٹیشن پر کثیر احباب نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی معیت میں آپ کا خیر مقدم کیا۔

۳ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ علمی تقاریر کا اجلاس مورخہ ۱۱؍ نومبر ۱۹۶۷ء کو بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر ان تقاریر سے مستفیض ہوں۔

۴۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد (تربیت) کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ہر سال ایک ماہ کے لئے موسم گرما کی تعطیلات میں مرکز سلسلہ ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس جاری کی جاتی ہے۔ اس کلاس کے لئے حدیث کا کورس درسی طور پر ریاض الصالحین مقرر تھا۔ اس سال وقف جدید کی طرف سے ریاض الصالحین کا انتخاب مع ترجمہ شائع ہوگیا ہے جس کا نام حدیقۃ الصالحین ہے۔ یہ ترجمہ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ نے کیا ہے۔ آئندہ سال کے لئے تعلیم القرآن کلاس کے نصاب میں ریاض الصالحین کی نایابی کے باعث حدیقۃ الصالحین کو شامل کیا گیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کی منظوری عنایت فرمادی ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ سال تعلیم القرآن کلاس کے طلبہ و طالبات حدیقۃ الصالحین بھی ہمراہ لائیں (نوٹ: یہ کتاب شعبہ اشاعت وقف جدید سے چھ روپے میں ملتی ہے)

ولادت

مورخہ ۲؍ ۱۱؍ بروز جمعرات بوقت پانچ بجے صبح اللہ تعالیٰ نے عزیزم چوہدری محمد احمد صاحب منیر کو دختر عطا فرمائی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام منیرہ تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بھٹی بولی پوری کی پوتی اور محترم چوہدری رشید احمد صاحب نائب امیر گوجرانوالہ کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (صلاح الدین محمد مشیر قانونی و ناظم جائداد)

۲۔ محمد اسلم صاحب شاد دفتر وکالت تبشیر کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے جو خاکسار کی نواسی اور مکرم محمد لٰسین صاحب آف حیدرآباد سندھ کی پوتی ہے۔ احباب سے بچی کی درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بچی کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امۃ الودود تجویز فرمایا ہے۔

(عبدالمنان افسر حفاظت خاص)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴